سورة

الطلاق

آيات 12 -9

فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ﴿٩﴾ صلے ج ۵
اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰاُولِى الْاَلْبَابِ ۚۖ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا ۛ قف قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۙ ﴿١٠﴾
رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۗ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ
صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا
اَبَدًا ۗ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ﴿١١﴾
اَللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ۗ يَتَنَزَّلُ
الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۙ ۵ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ
اَحَاطَ بِكُلِّ شَىْءٍ عِلْمًا ﴿١٢﴾ ع

مطالعہ حدیث

- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنْ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنْ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا– متفق علیه

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی کو ہدایت کی دعوت دی تو اس کے لئے اس کی پیروی کرنے والے کے برابر ثواب ہوگا اور ان کے ثواب میں سے کچھ بھی کمی نہ کی جائے گی اور جس نے گمراہی کی طرف دعوت دی تو اس کے لئے اس کی پیروی کرنے والے کے برابر گناہ ہوگا اور ان کے گناہوں میں سے کچھ بھی کمی نہ کی جائے گی۔

آیات 1 - 7

طلاق اور اس سے مربوط مسائل
(طلاق کے تشریعی احکام)

سورۃ الطلاق

عائلی معاملات (چاہے وہ باہمی نفرت و عداوت کی صورت
ہی میں ہوں) حدودِ الٰہی اور تقوی کا اہتمام لازم

آیات 8 - 12

عائلی قوانین کی پابندی کے لیئے تاکیدی
اور تنبیہی احکام

فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ﴿٩﴾

فَذَاقَتْ - سو چکھا انہوں نے

وَبَالَ - وبال

اَمْرِهَا - اپنے کاموں کا

وَكَانَ - اور ہوا

عَاقِبَةُ - انجام

اَمْرِهَا - ان کے معاملے کا

خُسْرًا - بدترین گھاٹا / نرا خسارا

بدترین کے معنوں میں کیسے ؟

فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ﴿٩﴾

انہوں نے اپنے کیے کا مزا چکھ لیا اور اُن کا انجام کار گھاٹا ہی گھاٹا ہے

فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ﴿٩﴾

- جب وہ (قومیں) خدا کے محاسبہ کی زد میں آ گئیں تو انہیں اپنی سرکشی کا انجام بھگتنا پڑا اور ان کا انجام نامرادی ہوا
- اس لیے کہ فلاح و بہبود کی واحد راہ وہی ہے جو اللہ اور اس کے رسول نے بتائی ہے۔ اگر قومیں اپنی سرکشی کے سبب سے اس سے انحراف اختیار کرتی ہیں تو لازماً نامرادی سے دوچار ہوتی ہیں (انسانی تاریخ اس پہ گواہ)
- انجام کار انہیں گھاٹا ہی گھاٹا ہوا۔ انہیں ایسا خسارہ ہوا جس کی تلافی کی کوئی صورت ہی نہیں۔
- اللہ کے فضل سے ایمان والے اس خسارے سے محفوظ رہیں گے

اَعَدَّ اللّٰہُ لَھُمْ عَذَابًا شَدِیْدًا

اَعَدَّ اللّٰہُ - تیار کر رکھا ہے اللہ نے

- مادہ : ع دد
- اَعَدَّ : تیار کرنا
- اِعْدَاد: کسی چیز کو اس طرح تیار کرنا کہ گنا جا سکے - (مصدر)

لَھُمْ - ان کے لیے

عَذَابًا شَدِیْدًا - سخت ترین عذاب

فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِى الْاَلْبَابِ

فَاتَّقُوا اللّٰهَ - سو ڈرتے رہو اللہ سے

يٰٓاُولِى الْاَلْبَابِ - اے عقل والو

- اُولِى - والے
- اَلْبَاب : لُب کی جمع
- لُب : عقلِ خالص۔ کسی چیز کا خالص ترین حصہ ، مغز، خلاصہ
- لُبِ لُباب : خلاصے کا خلاصہ

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۛ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۙ ﴿١٠﴾

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا - وہ لوگ جو ایمان لائے ہو

قَدْ - یقیناً

اَنْزَلَ اللّٰهُ - اللہ نے نازل کر دی ہے

اِلَيْكُمْ - تمھاری طرف

ذِكْرًا - ایک نصیحت

- ذِکر: دل میں یا زبان پر کسی چیز کا حاضر ہونا
- ہر ایسی نصیحت جو اللہ کی یاد کا سبب بنے (قران سب سے بڑا ذکر)

ج۵ صلے ۵
اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۖۚ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۛ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۙ ⑩

اللہ نے (آخرت میں) ان کے لیے سخت عذاب مہیا کر رکھا ہے۔ پس اللہ سے ڈرو اے صاحب عقل لوگو جو ایمان لائے ہو۔ اللہ نے تمہاری طرف ایک نصیحت نازل کر دی ہے

...فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ ۚۖ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۛؕ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۙ ⑩

- ایمان والوں کو خطاب۔ عقل سے کام لو، اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو، ہر وقت اس سے ڈرتے رہو۔ تمھارے دل میں اس کی نافرمانی کا تصور بھی نہیں آنا چاہیے
- یہ بات ذہن سے کبھی محو نہیں ہونی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر ایک ذکر یعنی ایک نصیحت یا ایک یاددہانی نازل فرمائی ہے
- نصیحت اور یاددہانی کا تقاضا کیا ہے؟
- تمھارے ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ ان احکام سے کبھی انحراف اختیار نہ کرو۔ ورنہ اندیشہ ہے کہ تم بھی اس انجام کے راستے پر نہ پڑ جاؤ جس سے معذب قومیں دوچار ہو چکی ہیں

رَّسُوۡلًا یَّتۡلُوۡا عَلَیۡکُمۡ اٰیٰتِ اللّٰہِ مُبَیِّنٰتٍ

رَّسُوۡلًا - ایک رسول (جو)

یَّتۡلُوۡا - تلاوت کرتا ہے

◇ تَلاَ یَتۡلُو تِلاوَۃً: پیچھے آنا، کسی کے پیچھے اسطرح چلنا کی درمیان میں کوئی نہ ہو

◇ تلاوت: قرآن کی قرأت + اس کے الفاظ کو سمجھنا + اسکا عملی اتباع

عَلَیۡکُمۡ - تم پر

اٰیٰتِ اللّٰہِ - اللہ کی آیات

مُبَیِّنٰتٍ - کھلی ہوئی - واضح - مُبَیِّنَة کی جمع

لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ

لِّيُخْرِجَ - تاکہ وہ نکالے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا - ان لوگوں کو جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ - اور عمل کیے انہوں نے نیک

◇ صٰلِح - نیک...

صٰلِحه - نیک....	صٰلِحٰت - نیک....

مِنَ الظُّلُمٰتِ - تاریکیوں سے

◇ ظُلْمَة کی جمع

ظلمت: روشنی کا نہ ہونا	جہالت، فسق و فجور، شرک

اِلَى النُّوْرِ - روشنی کی طرف

مجازاً علم، ایمان، عمل صالح

رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ

(اور بھیجا ہے) ایک ایسا رسول جو تم کو اللہ کی صاف
صاف ہدایت دینے والی آیات سناتا ہے تاکہ ایمان
لانے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو تاریکیوں سے
نکال کر روشنی میں لے آئے۔

رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ

- اللہ تعالیٰ نے ذکر نازل کرنے کے ساتھ اپنا رسول بھیجا
- جو تم کو اللہ کی کھلی آیات پڑھ کر سناتا ہے تاکہ جو لوگ ایمان لائیں اور نیک عمل کریں وہ ان کو (کفر کی) تاریکیوں سے نکال کر (ایمان کی) روشنی میں لے آئے
- ایمان کے اس نور کی دعا آپ ﷺ ہر روز مانگا کرتے تھے :
- اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ يَسَارِي نُورًا وَفَوْقِي نُورًا وَتَحْتِي نُورًا وَأَمَامِي نُورًا وَخَلْفِي نُورًا وَاجْعَلْ لِّي نُورًا

اے اللہ میرے دل میں نور پیدا فرمادے میری نگاہ میں بھی نور، میرے کانوں میں بھی نور، میرے دائیں بھی نور، میرے بائیں بھی نور، میرے اوپر بھی نور، میرے نیچے بھی نور، میرے آگے بھی نور، میرے پیچھے بھی نور، اور میرے لیے نور پیدا فرما- (رواہ البخاری)

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

- اعمال صالحہ کا محدود تصور دین کے تقاضوں کا درست فہم نہ ہونے کی وجہ سے
- اعمالِ صالحہ سے اصل مراد یہ ہے کہ ایک بندۂ مؤمن ایمان کے جملہ تقاضوَں کو پورا کرے
- مکی دور میں جب (بار بار) اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کا ذکر آیا جب نماز روزہ حج زکوۃ کچھ بھی فرض نہیں تھا تو عملِ صالح سے کیا مراد تھی؟
- مکی دور کا عملِ صالح: ایمان کی دعوت دین اور اس راستے پر جو تکلیفیں اور آزمائشیں آئیں انہیں استقامت سے برداشت کریں
- مدنی دَور میں جیسے جیسے مزید احکام آتے گئے ویسے ویسے ایمان کے تقاضے بھی بڑھتے گئے اور رفتہ رفتہ نماز، روزہ، زکوۃ، عشر، حج، انفاق، جہاد و قتال وغیرہ بھی اعمالِ صالحہ میں شامل ہوگئے

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

- جس وقت ایمان کا جو تقاضا ہو اسے پورا کرنے کا نام " عمل صالح " ہے۔
- عملِ صالح کے نامکمل تصور نے دینی ترجیحات پہ کس طرح اثرات چھوڑے ہیں؟
- آج ایک عام مسلمان جب قرآن میں " عمل صالحہ " کی اصطلاح پڑھتا ہے تو اس سے اس کے ذہن میں صرف نماز، روزہ اور ذکر اذکار کا تصور ہی آتا ہے
- منکرات کے خلاف جدوجہد اور اقامت دین کے لیے محنت جیسے اہم تقاضوں کو آج اعمالِ صالحہ کی فہرست سے ہی خارج کر دیا گیا ہے۔

وَمَنۡ يُّؤۡمِنۡۢ بِاللّٰهِ وَيَعۡمَلۡ صَالِحًا يُّدۡخِلۡهُ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ

وَمَنۡ - اور جو

يُّؤۡمِنۡۢ بِاللّٰهِ - ایمان لائے گا اللہ پر

وَيَعۡمَلۡ - اور عمل کرے گا

صَالِحًا - نیک

يُّدۡخِلۡهُ - وہ داخل کرے گا اس کو

جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ - (ایسی) جنتوں میں کہ جاری ہیں

مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ - جن کے نیچے نہریں

خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا ؕ قَدۡ اَحۡسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزۡقًا ﴿۱۱﴾

خٰلِدِيۡنَ - وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں

فِيۡهَاۤ - ان میں

اَبَدًا - ہمیشہ

قَدۡ - بیشک / یقیناً

اَحۡسَنَ اللّٰهُ - بہترین رکھا ہے اللہ نے

لَهٗ - اس (شخص) کے لیے رزق

رِزۡقًا - رزق

ۚ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ⑪

جو کوئی اللہ پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے، اللہ اسے ایسی جنّتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ یہ لوگ ان میں ہمیشہ رہیں گے، اللہ نے ایسے شخص کے لیے بہترین رزق رکھا ہے

اَللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّ مِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ

اَللّٰهُ الَّذِىْ - اللہ وہ ہستی ہے جس نے

خَلَقَ - پیدا کیے

سَبْعَ سَمٰوٰتٍ - سات آسمان

وَّ مِنَ الْاَرْضِ - اور زمین کی قسم سے

مِثْلَهُنَّ - اُنہی کے مانند

يَتَنَزَّلُ الۡاَمۡرُ بَيۡنَهُنَّ لِتَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ

يَتَنَزَّلُ - نازل ہوتا رہتا ہے

الۡاَمۡرُ - (اس کا) حکم

بَيۡنَهُنَّ - ان کے درمیان

لِتَعۡلَمُوۡۤا - تاکہ تم جان لو

اَنَّ اللّٰهَ - کہ اللہ تعالیٰ

عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ - ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے

وَّ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا ﴿۱۲﴾ ع

وَّ اَنَّ اللّٰهَ - اور بلاشبہ اللہ نے

قَدْ - یقیناً

اَحَاطَ - احاطہ کر رکھا ہے

بِكُلِّ - ہر

شَیْءٍ - چیز کا

عِلْمًا - اپنے علم سے

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّ مِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ؕ
یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَیْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ
قَدِیْرٌ ۙ۬ وَّ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا ﴿۱۲﴾ ع

اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اور زمین کی قِسم سے بھی
اُنہی کے مانند۔ ان کے درمیان حکم نازل ہوتا رہتا ہے (یہ
بات تمہیں اِس لیے بتائی جارہی ہے) تاکہ تم جان لو کہ اللہ ہر
چیز پر قدرت رکھتا ہے، اور یہ کہ اللہ کا علم ہر چیز پر محیط ہے

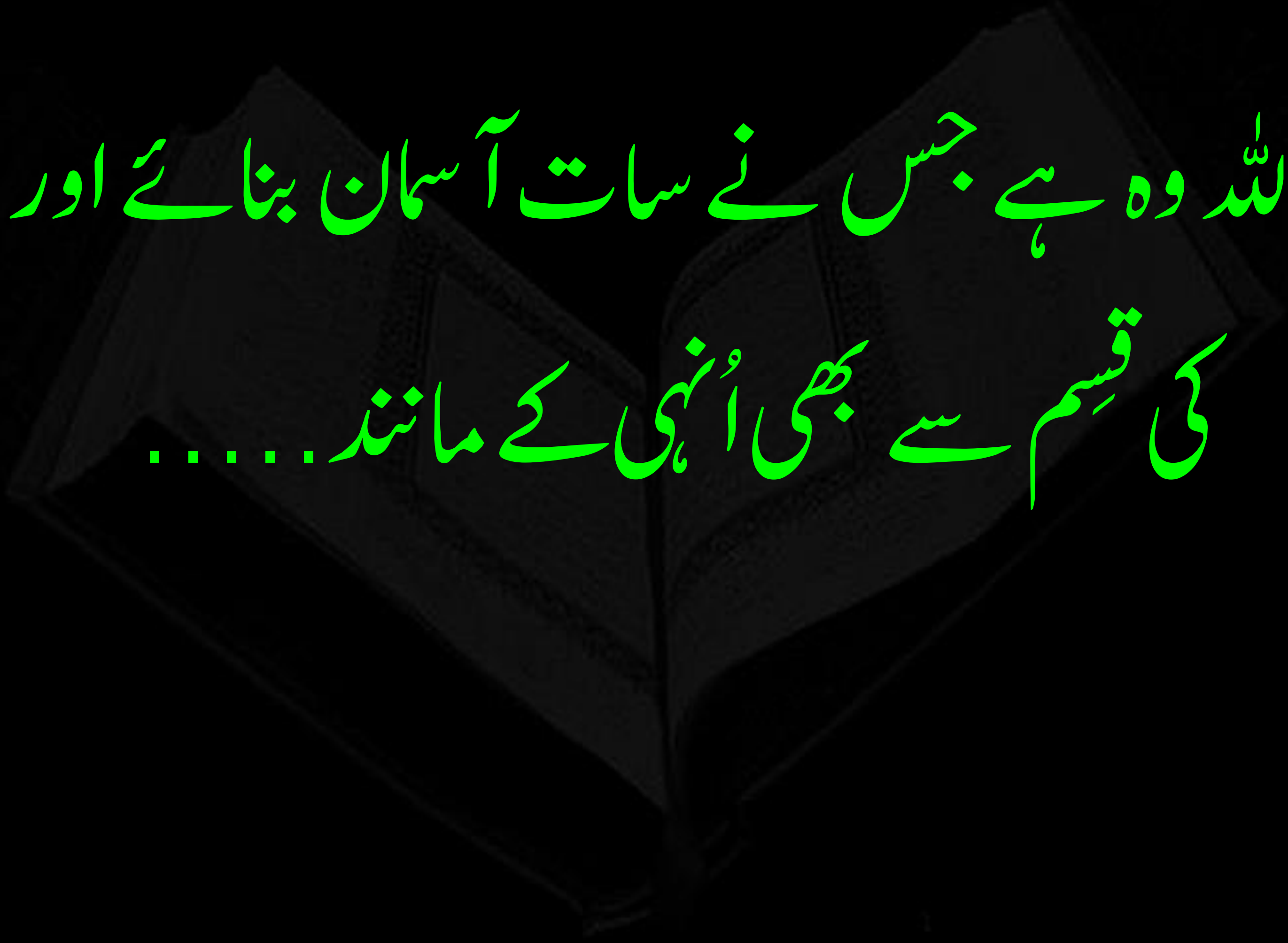

اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اور زمین
کی قِسم سے بھی اُنہی کے مانند.....

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّ مِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ

- یہ آیت آیاتِ متشابہات میں سے ہے۔ ابھی تک انسان سات آسمانوں کی حقیقت سے بھی واقف نہیں ہو سکا
- "زمین میں سے انہی کی مانند" کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ جتنے آسمان بنائے اتنی ہی زمینیں بھی بنائیں
- اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جیسے اُس نے متعدد آسمان بنائے ہیں ویسے ہی متعدد زمینیں بھی بنائی ہیں۔ قرآن حکیم کے بعض مقامات پر ایسے اشارے ملتے ہیں کہ جاندار مخلوقات صرف زمین پر ہی نہیں ہیں، عالم بالا میں بھی پائی جاتی ہی

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّ مِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ

- اللہ تعالیٰ کے احکام ان ساتوں آسمانوں، ساتوں زمینوں کے درمیان نازل ہوتے رہتے ہیں
- ان احکام کی دو قسمیں ہیں، ایک **تشریعی** جو اللہ تعالیٰ کے مکلّف بندوں کے لئے بواسطہ پیغمبر بھیجے جاتے ہیں اور جن کی پابندی پر ثواب اور خلاف ورزی پر عذاب ہوتا ہے
- دوسری قسم **تکوینی** ہے یعنی تقدیر الٰہی کی تنفیذ سے متعلق احکام جس میں کائنات کی تخلیق، اس میں کمی بیشی اور موت وحیات داخل ہیں اور یہ احکام تمام مخلوقات پر حاوی ہیں
- ان ساتوں آسمانوں اور زمینوں پر اللہ کا اقتدار قائم ہے اور اس کے احکام ان سب کے اندر نازل ہوتے رہتے ہیں

◇ يُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الۡاَرۡضِ ثُمَّ يَعۡرُجُ اِلَيۡهِ فِىۡ
يَوۡمٍ كَانَ مِقۡدَارُهٗۤ اَلۡفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوۡنَ

◇ وہ آسمان سے زمین تک دنیا کے معاملات کی تدبیر کرتا ہے اور اس تدبیر کی روداد اُوپر اُس کے حضور جاتی ہے ایک ایسے دن میں جس کی مقدار تمھارے شمار سے ایک ہزار سال ہے 32/5

◇ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ

◇ ملائکہ اور روح اُس کے حضور چڑھ کر جاتے ہیں، ایک ایسے دن میں، جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔ (70/4)

سورۃ الطلاق

- سورۃ کے احکام سورۃ النساء کے طلاق کے متعلق احکامات کا تسلسل ہیں
- اس سورۃ میں کیا بتایا گیا ہے؟

1. طلاق کا جو اختیار مرد کو دیا گیا ہے اس کو اس حکیمانہ انداز سے استعمال کیا جائے کی حتی الامکان علیحدگی کی نوبت نہ آئے
2. اور اگر یہ نوبت آ ہی جائے تو ایسی حالت میں ہو کہ جب باہمی موافقت کے سارے امکانات ختم ہو جائیں

سورۃ الطلاق

- اس سورۃ میں کیا بتایا گیا ہے؟

3. سورۃ النساء میں بتائے گئے طلاق کے بعد مزید احکام بتائے گئے

4. یہ تمام معاملات برتتے ہوئے جو بات ہمیشہ مدِ نظر رہے وہ ہے اللہ کا تقویٰ

اس کے فرمودات کا لحاظ ہو نہ کہ رسم رواج، ذاتی انا اور لوگوں کی پسند و ناپسند کا خیال

آیات 1 - 7

طلاق اور اس سے مربوط مسائل

(طلاق کے تشریعی احکام)

سورۃ الطلاق

عائلی معاملات (چاہے وہ باہمی نفرت و عداوت کی صورت ہی میں ہوں) حدودِ الٰہی اور تقویٰ کا اہتمام لازم

آیات 8 - 12

عائلی قوانین کی پابندی کے لیئے تاکیدی اور تنبیہی احکام